عنوان	تبویب	مضمون سوال وجواب	نام و پتہ مستفتی	تاریخ نقل فتویٰ	فتویٰ نمبر مع رجسٹر نمبر

استفتاء

علماء دین و مفتیان شرع متین درج ذیل مسئلہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ بجلی، ٹیلیفون وغیرہ کے جو بل آتے ہیں اس میں یہ درج ہوتا ہے کہ فلاں تاریخ تک جو آدمی بل ادا کریگا وہ مثلاً پانچ سو روپے دیگا اور جو اس تاریخ کے بعد بل ادا کریگا وہ پانچ سو بیس روپے ادا کریگا۔ اب بسا اوقات مقررہ تاریخ تک بل ادا نہیں ہو پاتا تو اس تاریخ کے بعد جو زائد رقم ادا کرنی پڑتی ہے اس کی کیا حیثیت ہے؟ آیا وہ سود کے زمرے میں تو نہیں آتی؟ اسکی یعنی اس زائد رقم کی حیثیت اور اسکی ادائیگی کا شرعی حکم بتلا کر ممنون فرمائیں۔

قاری عبد المالک مکتب
جامعہ دار العلوم کراچی
۱۰ ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ

الجواب حامداً ومصلیاً

ذکر کردہ صورت میں ٹیلی فون اور بجلی وغیرہ کے بلوں کی ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے جو زائد رقم وصول کی جاتی ہے یہ چونکہ قرض پر زیادتی ہے اس لیے یہ سود ہے جو کہ شرعاً ناجائز اور حرام ہے اس کا لینا دینا دونوں ناجائز ہیں۔ لہذا مقررہ تاریخ تک بل کی ادائیگی کا پورا اہتمام کرنا چاہیے تاکہ سودی معاملہ کرنے سے بچا جا سکے۔

فی تفسیر ابن جریر:۔

(وحرم الربا) یعنی الزیادۃ التی یزاد لرب المال بسبب زیادۃ غریمہ فی الأجل وتاخیرہ دینہ علیہ (ص ۱۰۳ / ۳)

فی احکام القرآن للتھانوی ؒ:۔

وقال صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث اسامۃ بن زید الذی رواہ عبد اللہ بن عباس "انما الربا فی النسیئۃ" وفی بعض الالفاظ "لا ربا الا فی النسیئۃ" فثبت ان اسم الربا یقع علی التفاضل تارۃ کان فی بیع او قرض وعلی النساء اخری (ص ۶۶۵ / ۱) واللہ اعلم بالصواب

سیف اللہ سعید
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۲۹ / ۴ / ۱۴۲۳ھ

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۲۹ - ۴ - ۱۴۲۳ھ

الجواب صحیح
[illegible]
[illegible] دار الافتاء [illegible]
۱۴۲۳-۵-۲

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفر اللہ لہ
۱۴۲۳/۵/۲ھ

الجواب صحیح
محمد عبد المنان عفی عنہ
۱۴۲۳/۵/۲ھ

Scanned by CamScanner